

”عنایت اللہ انصاری“

Anayetullahi Ansari

Assistant Professor Department of URDU

RBGR Collage Maharajganj SIWAN Bihar

Contact No. 9031431678 / 6201471567

Email : anayetullahansari@rediffmail.com

“URDU KI IBTEDAI NSHW-ONUMA MEIN SUFIYA-E-KARAAM KA HISSHA”

BA-Urdu(Hons) Part-1 (Paper-1)

اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا حصہ،،

اردو زبان اور ادب کے نشوونما اور اس کے فروغ کے تعلق سے ماہرین لسانیات اور محققین زبان کے تحقیقی موادات کے روشنی میں یہ بات قطعیت کے ساتھ کہے جاتی ہے کہ اردو زبان کے فروغ اور اس کے نشوونما میں صوفیاء کرام کی خدمات اور کردار لاثانی اور اپنی مثال آپ ہیں۔ یہ بزرگان دین اور صوفیاء کرام اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے ملک کے طول و عرض میں جہاں کہیں بھی انھوں نے اس کی ضرورت کو سمجھا وہاں گئے اور لوگوں تک دین کے باتیں پہنچائیں۔ اور ظاہر ہے اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ بندگان خدا سے بھی اسی زبان میں باتیں کرتے یا تحریری طور پر انھیں کچھ مواد فراہم کرتے جس میں وہ آسانی سے سمجھ لیتے۔ چنانچہ ان صوفیاء کرام اور بزرگان دین نے بھی عوام میں آسانی سے سمجھی اور بولی جانے والے زبان کو ہی اپنے افکار اور تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے وسیلہ اظہار بنایا اور انھیں کے بولی میں تعلیم و تلقین فرمائی۔ اس طرح انھوں نے عوامی رابطے کی زبان کو وسیع کیا اور ان میں نئی ضرورت کے مطابق نئے الفاظ شامل کر کے زبان کے الفاظ کے ذخیرے کو بھی وسیع کیا۔

ان صوفیاء کرام اور بزرگان دین سے قبل ملک کا تعلیم یافتہ اور اہل علم کا طبقہ

اس عوامی زبان میں کچھ لکھنا اپنی علمیت کے خلاف سمجھتا تھا، صوفیاء اور بزرگان دین کی اس جماعت نے اس روایت سے بغاوت کی اور عوام کے لئے عوام کی زبان ہی میں پسند و نصیحت کے کام سرانجام دئے اور اپنی تصانیف کے شکل میں بہترین علمی ذخیرے بھی چھوڑے۔ ان بزرگان دین اور صوفیاء کرام کی کوششوں سے اس عوامی زبان کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ ”بابائے اردو مولوی عبدالحق“ کے بقول ”یہ صوفیوں اور بزرگان دین کے جرات کا ہی فیض تھا کہ ان کی دیکھا دیکھی دوسرے لوگوں نے بھی جو پہلے ہچکچاتے

تھے، اس کا استعمال شعرو سخن، مذہب و تعلیم اور علم و حکمت کے اغراض سے شروع کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ میں صوفیائے کرام کو اردو کا محسن خیال کرتا ہوں۔“

”مولوی عبدالحق نے اپنی تصنیف ”اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیاء کرام کا حصہ“، میں ان بزرگان دین اور صوفیاء کرام کا تفصیلی ذکر کیا ہے جنہوں نے اردو زبان کے ابتدائی دور میں اس کی ترویج اور نشو و نما میں گراں قدر خدمات انجام دئے ہیں۔ انہوں نے معین الدین چشتی اور بابا فرید گنج شکر کی عہد سے ان تمام بزرگان دین کی علمی سرگرمیوں پر تحقیقی کام کیا ہے جن کی کوششوں سے اردو کو ابتدائی دور میں ترویج و ترقی میں مدد ملی۔

ان بزرگان دین میں سب سے اہم نام ”ملا وجہی“ کا ہے۔ انہوں نے اپنی مثنوی ”قطب مشتری“، مشہور تمثیلی زبان ”سب رس“، اور تصوف کی گراں قدر تصنیف ”تاج الحقائق“، تحریر کر کے اردو کے تصنیفی ذخائر میں نہ صرف گراں قدر اضافہ کیا بلکہ اردو زبان کے دائرے کو وسیع کرنے اور اس میں ادبی شان پیدا کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

ان کے علاوہ حضرت قطب عالم، حضرت شاہ عالم، حضرت سید محمد جون پوری، شیخ بہاؤ الدین باجن، شیخ عبدالقدوس گنگوہی، شیخ شاہ ہاشم علوی سے منسوب نظم و نثر کے ایسے فن پارے ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس دور کی قدیم دگنی کے نام سے جانی جانے والی عوامی زبان بھی ادبی و تخلیقی زبان کا درجہ حاصل کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی تھی۔

یہ بات بالکل درست ہے کہ ان بزرگان دین اور صوفیاء کرام کے پیش نظر صرف اپنی بات کو عوام تک پہنچانے کا ہی مقصد کار فرما تھا، انھوں نے تو بس اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اس عوامی زبان کو اپنا وسیلہء اظہار بنایا تھا اور اس ضمن میں نئے نئے اضافات ہوتے چلے گئے اور اردو زبان کے فروغ اور نشو و نما کی نئی راہیں کھلتی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ عوامی زبان اپنے تمام تر تخلیقی امکانات کے ساتھ سامنے بھی آ گئی۔

اس طرح یہ بات کہنے میں ذرا بھی تاثر نہیں ہونا چاہئے کہ آج اردو زبان و ادب کی جو شاندار عمارت کھڑی ہے اس کو بنیاد فراہم کرنے کا کام دراصل ان بزرگان دین اور صوفیاء کرام نے ہی کیا اور ان کی اس قابل قدر خدمات کو نظر انداز کرنا کسی بھی طرح ناممکن ہے۔
